

شنا سوں کو معلوم ہے کہ عشق میں
ایک دور عاشق پر ایسا بھی طاری
ہوتا ہے، جب وہ اپنی آرزوں
اور اربالوں کو بھی محبوب کے
مقابلے میں پس پشت ڈال دیتا
ہے اور محبوب ہی اس کے پیش نظر
رہ جاتا ہے۔ یہ عشق و محبت کا
انتہائی مقام ہے کہ دوسروں
کا محبوب کو دیکھنا تو ایک طرف
رہا، اپنا دیکھنا بھی گوارا نہیں
ہوتا۔ گویا مرزا نے محبت کے
اس خاص مقام کی بات کی ہے،

اگرچہ ہم اپنی اصطلاحات کے مطابق اسے رشک ہی کہیں گے۔

مرزا نے ایک اور غزل میں بھی یہ مضمون باندھا ہے :

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آجائے ہے

میں اُسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

۲۔ شرح : چونکہ میں رات دن ایسے نالے سر کرنے میں سرگرم رہتا ہوں، جن

سے شعلے برستے ہیں، اس لیے اہل جہاں نے مجھے آتش پرست قرار دے لیا ہے، یعنی اس
فرقے کا آدمی، جن کے نزدیک دنیا کا مقدس ترین عنصر آگ ہے اور وہ اسی کی پرستش
میں سرگرم رہتے ہیں۔

آتش، سرگرم اور شرر بار کی رعایت محتاج تصریح نہیں۔

۳۔ لغات۔ بے سبب آزار : بے وجہ ستانے والا، بے سبب اذیت

پہنچانے والا۔

ان آبلوں سے پاؤں کے، گھبرا گیا تھا میں

جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

کیا بدگماں ہے مجھ سے کہ آئینے میں مرے

طوطی کا عکس سمجھے ہے، زنگار دیکھ کر

گرنی تھی ہم پر برقِ تجلی، نہ طور پر

دیتے ہیں بادہ، ظرفِ قدحِ خوار دیکھ کر

سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا

یاد آ گیا مجھے، ترمی دیوار دیکھ کر